

مسلمان اور فن خطاطی (۲)

سید عارف نوشاهی

تـرکـی

- (۱) شیخ حمد الله بن شیخ مصطفی بخاری (۸۳۰ھ - یا ۸۳۳ھ - ۱۳۲۶ھ -
- ۱۳۲۹ھ - ۹۲۶ھ - ۱۵۱۹ھ - (۲) مصطفی دوه شیخ حمد الله (م ۹۳۶ھ -
- ۱۵۳۹ھ) (۳) عبد الله آماسی شاگرد حمد الله مذکور - (۴) محی الدین
- جلال آماسی (م ۹۸۳ھ - ۱۵۴۵ھ -) (۵) مولا جمال (زنده در ۹۳۳ھ -
- ۱۵۲۶ھ -) جلال آماسی کا بھائی تھا (۶) مولا احمد قرہ حصاری
- (۹۶۳ھ - ۱۵۵۵ھ - میں زنده تھا - (ک) ابراہیم بروسہ وی شربتچی زاده
- ۹۳۲ھ - ۱۵۲۵ھ - میں زنده تھا -

پاکستان و ہند

- (۱) شیخ پیر آگرہ ، جہانگیر بادشاہ (حکومت ۳۴ - ۱۰۱۳ھ) کا
- ہم عصر تھا - (۲) عنایت الله شیرازی - اکبر ، جہانگیر اور شاہجہان
- کا درباری کاتب تھا - (۳) سید عبد الله بلگرامی (م ۱۱۳۲ھ -
- ۲۰ - ۱۶۱۹ھ) (۴) خلیل الله ۱۱۳۳ھ - ۲۲ - ۱۶۲۱ھ میں زنده تھے - (۵)
- شیخ ابوالفضل بن شیخ محمد سندھی (۶) عماد الملک غازی الدین
- خان فیروز جنگ مخاطب بہ امیرالامراء (متوفی تقریباً ۱۶۸۵ء - ۱۱۹۹ھ -
- ۱۲۰۰ھ) ، نظام الملک آصف جاہ کا بھتیجا تھا - (ک) بدرالدین علی
- خان مرصع قلم دہلوی تیرہویں صدی ہجری - انیسویں صدی عیسوی -
- (۸) میر حیدر حسن زکی دہلوی ثم جے پوری - تیرہویں صدی ہجری
- (۹) لالہ شنکر سہانے دریا آبادی بن لالہ درباری لال چکله دار شاہی -
- (۱۰) غلام محمد ہفت قلمی (م ۱۲۳۹ھ - ۲۳ - ۱۸۲۳ء)

یاقوت نامی دیگر خطاط

خطاطی کی تاریخ میں یاقوت نام والی دو اور خطاط بھی گذرے ہیں جو اپنے اچھے خط کے باعث مشہور تھے۔

- ۱- امین الدین یاقوت مرصع - شاہ سلجوقی (۳۶۵-۳۸۵ھ - ۹۲-۱۰۲ء) کا مملوک تھا۔
- ۲- مہذب یاقوت بن عبداللہ رومی (م ۶۳۳ھ - ۱۲۳۷ء) ایک غلطی کا ازالہ

کہتے ہیں کہ یاقوت مستعصمی نے قرآن مجید کے ایک ہزار نسخہ کتابت کئے تھے ، جو بظاہر ناممکن امر ہے۔ مذکورہ بالا یاقوت نامی دو خطاطوں کی موجودگی میں یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ قرآن کے ایسے نسخہ جن پر ”یاقوت“ کے دستخط پائے جاتے ہیں۔ اکیلے یاقوت مستعصمی کے ہاتھ سے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔

چھٹا دور

یہ تین جدید خطوں کی تخلیق کا دور ہے۔ (۱) تعلق۔ (۲) نستعلیق (۳) شکستہ

اس دور کا آغاز ۶-۱۷ صدی ہجری - ۱۲-۱۳ صدی عیسوی میں ہوا۔ ۸-۹ صدی ہجری - ۱۳-۱۵ صدی عیسوی میں ان خطوط میں پختگی آئی۔ ۱۰-۱۱ صدی ہجری - ۱۶-۱۷ صدی عیسوی میں یہ اپنے پایہ تکمیل کو پہنچے اور اب تک ان عروج رہا ہے۔ ہم یہاں مذکورہ تینوں خطوط کا مختصر تاریخی جائزہ لیتے ہیں۔

۱- تعلق

ماخذ - موجد - مروجان

یہ خط ، توقع ، رقاع اور ایرانی نسخہ سے ماخوذ ہے۔ اس کے

موجدین میں سے خواجہ تاج الدین اصفہانی کا نام وثوق سے لیا جا سکتا ہے۔ خواجہ عبدالحمی منشی نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ ۸۷۰
 صدی ہجری۔ ۱۳-۱۴ صدی عیسوی میں جب کتابت میں سرعت کی
 ضرورت پیش آئی تو یہ خط تعلق شکستہ کی صورت اختیار کر گیا۔
 اسے خط ترسل بھی کہا جاتا ہے۔

جب خط تعلق نے شہرت حاصل کی تو ترکوں اور مصریوں نے اس
 میں تصرف کسر کر کے اسے اپنے ذوق اور سلیقے کے مطابق ڈھالا اور اس کا
 نام دیوانی رکھا۔ جسے خفی اور جلی دونوں صورتوں میں لکھا جاتا تھا
 اور یہ اب بھی عرب ممالک میں مروج ہے۔ خط تعلق کی ایران میں
 دسویں صدی ہجری۔ سولہویں صدی عیسوی تک پذیرائی رہی۔ اس
 کے بعد تیرہویں صدی ہجری۔ انیسویں صدی عیسوی تک اسکا
 انحطاط رہا۔ اب وہاں یہ محض تفنن کے طور پر لکھا جاتا ہے۔

خط تعلق کے ضمن میں رقعہ یا رقمی خط کا ذکر بھی ضروری ہے۔
 خط رقعہ کی تخلیق کی قطعی تاریخ کے بارے میں کچھ کہنا مشکل
 ہے۔ البتہ اس کی صورت دیکھ کر یہ رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے کہ
 یہ خط دیوانی کے بعد معرض وجود میں آیا۔ حبیب اللہ فضایی کی رائے
 میں خط رقعہ، نسخ اور دیوانی کی درمیانی شکل ہے۔ بلکہ تیزی سے
 لکھا گیا وہ "نسخ" ہے جسے قدرے "دیوانی" سے بھی متاثر کیا گیا ہے۔
 دوسرے لفظوں میں یہ "نسخ شکستہ" ہے۔

چند مشہور تعلق نویسوں کے نام یہ ہیں۔

- ۱۔ احمد بن علی بن احمد شیرازی، ۸۴۳ھ-۱۳۸۲ء میں زندہ تھا
- ۲۔ احمد بن عبداللہ مرشدی
- ۳۔ منصور بن محمد بہبہانی۔ زندہ در ۸۰۱ھ-۱۳۹۸ء

- ۴- عبدالرحمن مذهب شیرازی ، زنده در ۸۱۱ھ - ۱۳۹۸۰ء
- ۵- درویش منصور روزبہانی - زنده در ۸۳۱ھ - ۱۳۲۷۰ء
- ۶- خواجہ تاج سلمانی اصفہانی (م ۸۹۷ھ - ۹۲۰-۱۳۹۱ء) اسر خط
تعلیق کا موجد بھی بتاتے ہیں -
- ۷- درویش عبداللہ منشی بلخی (خواجہ عبدالحی منشی متوفی ۹۰۷ھ
- ۱۵۰۱ء کا ہم عصر تھا)
- ۸- نجم الدین مسعود ساوی ، زنده در ۸۸۲ھ - ۱۳۷۷۸ء
- ۹- خواجہ شہاب الدین مروارید بیانی کرمانی (۸۶۵-۹۲۲ھ
۱۳۶۱-۱۵۱۶ء)
- ۱۰- محمد اسفزاری ، ۹ صدی ہجری - ۱۵ صدی عیسوی
- ۱۱- خواجہ اختیار الدین منشی (م ۹۹۰ھ - ۱۵۸۲ء)
- دسویں صدی ہجری - سولہویں صدی عیسوی کے بعض قابل ذکر
تعلیق نویس یہ ہیں ، حسن علی بیگ ، خواجہ میرک منشی کرمانی ،
محمد بیگ ، مرزا کافی ، قاضی الو بیگ عماد الاسلام ، اسکندر بیگ
منشی وغیرہ -
- ترکی کے بعض تعلیق نویسوں کے نام یہ ہیں -
- (۱) محمود طونچانہ وی - درویش عبدی (م ۱۰۰۸ھ) کا
شاگرد تھا - (۲) ابراہیم فائق - خواجہ راسم (م ۱۱۶۸ھ - ۱۵۵۳ء)
کا بھائی تھا - (۳) شیخ الاسلام اسماعیل عاصم بن محمود کوچک
- (۴) سید محمد مجیدی اخرس (۱۱۸۱ھ - ۱۲۶۷ء) (۵) شیخ
الاسلام محمد اسعد (۱۱۹۲ھ - ۱۷۷۸ء) (۶) مصطفی جودت
(۱۳۰۱ھ - ۱۸۸۳ء)

تیرھویں صدی ہجری کے ایرانی تعلق نویسوں میں آقا محمد کاظم والہ اصفہانی (م ۱۲۲۹ھ - ۱۸۱۳ء)، احمد شریف یزدی (زندہ در ۱۲۴۲ھ - ۱۸۵۵ء) اور لطف علی صدر الافاضل (۱۲۶۸-۱۳۵۰ھ - ۱۸۵۲-۱۹۳۱ء) قابل ذکر ہیں۔

۲۔ نستعلیق

وجہ تخلیق

جب ایرانیوں نے خط تعلق کی پیچیدگی، بے ترتیبی اور ناقص دائروں کو ناپسند کیا تو اس کا خط نسخ کے ساتھ جو کسی قدر منظم، معتدل اور خوش تر تھا، تقابل کیا اور ایک تیسرا خط معرض وجود میں دئے۔ جس میں نہ تو نسخ کی کند (آہستہ) نویسی تھی اور نہ ہی تعلق کے نقائص۔ اس نثر خط کا نام نستعلیق (نسختعلیق) رکھا گیا۔

موجدین

اس کے موجدین میں سے صالح بن علی رازی (اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیوان سلطان احمد جلایر، مورخ ۸۰۰ھ، کتب خانہ ایاصوفیہ، استنبول میں موجود ہے) اور میر علی تبریزی (معاصر تیمور گرگانی جلوس ۷۷۷ھ) کے نام لئے جاتے ہیں۔

ترویج

جب خط نستعلیق نے اپنے ابتدائی مراحل طے کر لئے اور اس کی خوبصورتی، سہل نگاری اور تند نویسی سامنے آئی تو اسے باقی خطوں پر فوقیت دی جانے لگی۔ پہلے یہ خط ایران میں رائج ہوا۔ اس کے بعد برصغیر پاک و ہند، ترکی اور وہاں سے مصر اور دیگر عرب ممالک تک پہنچا۔

ماہرین

اسلامی ممالک میں بلامبالغہ ہزاروں کی تعداد میں نستعلیق نویس پیدا ہوئے، جو اپنے عہد میں اپنی مہارت اور انفرادیت کے باعث اساتذہ میں شمار ہوتے تھے۔ ان میں سے صرف چند خطاطوں کا انتخاب مشکل کام ہے۔ پھر بھی کچھ ایسے نام پیش کئے جاتے ہیں جو اپنے عہد میں اپنے ملک کی نمائندگی کرتے تھے۔

ایران

نویں صدی ہجری - پندرہویں صدی عیسوی

۱- امیر جعفر تبریزی قبلۃ الكتاب (م ۸۶۰ھ یا ۸۶۲ھ - ۱۳۵۶ھ یا

۱۳۵۸ھ)

۲- اظہر تبریزی (زمانہ حیات تقریباً ۸۲۳ - ۸۸۰ھ - ۲ - ۱۳۲۱ھ)

دسویں صدی ہجری - سولہویں صدی عیسوی

۱- سلطان علی مشہدی سلطان الخطاطین (م ۱۰ ربيع الاول ۹۲۳ھ

اپریل ۱۵۱۸ھ)

۲- سلطان محمد نور (م ۹۳۰ھ - ۳۳ - ۱۵۳۳ھ)

۳- میر علی ہروی (م ۹۵۱ھ - ۱۵۳۳ھ)

۴- مالک دیلمی (م ۹۶۹ھ - ۶۲ - ۱۵۶۱ھ)

۵- شاہ محمود نیشاپوری زرین قلم (م ۹۷۲ھ - ۶۵ - ۱۵۶۳ھ)

۶- محمد حسین تبریزی (م ۹۸۵ھ یا ۹۸۶ھ - ۱۵۷۷ھ یا ۱۵۸۱ھ)

۷- سید احمد مشہدی (م ۹۸۶ھ - ۱۵۷۸ھ)

۸- میر معزالدین محمد کاشانی (م ۹۹۰ھ یا ۹۹۵ھ - ۱۵۸۲ھ یا

۱۵۸۸ھ)

۹- باباشاہ اصفہانی (م ۹۹۶ھ - ۱۵۸۸ھ)

گیارہویں صدی ہجری - سترہویں صدی عیسوی

- ۱- میر عماد حسنی سیفی (م ۱۰۲۳ھ - ۱۶۱۵ء)۔
- ۲- علی رضا عباسی تبریزی ، زندہ در ۱۰۳۸ھ - ۱۶۲۸-۲۹ء
- ۳- گوهرشاد بنت میر عماد (م ۱۰۳۸ھ - ۳۱ - ۱۶۳۰ء)۔
- ۴- عبدالجبار اصفہانی ، ۱۰۳۱ھ - ۳۲ - ۱۶۳۱ء میں زندہ تھا۔
- ۵- نورالدین محمد لاهیجی نورا معروف بہ خوشنویس ایران (م مابین ۵۲ - ۱۰۵۰ھ - ۳۲ - ۱۶۳۰ء)
- ۶- محمد شفیع قزوینی ، (۱۰۵۹ھ - ۱۶۳۹ء)
- ک- عبد الرشید رشیدادیلمی (م ۱۰۸۱ھ - ۱ - ۱۶۷۰ء) بعد میں ایران سے ہندوستان ہجرت کر آیا تھا۔

بارہویں صدی ہجری - اٹھارہویں صدی عیسوی

- ۱- حسن خان شاملو (م ۱۱۰۰ھ - ۱۶۸۸-۸۹ء)۔
- ۲- ابوالبقا موسوی حسنی ، ۱۱۰۰ھ میں زندہ تھا۔
- ۳- ابولمعالی حسینی ، ۱۱۱۲ھ - ۱ - ۱۷۰۰ء میں زندہ تھا۔
- ۴- ملا علی کوساری ، ۱۱۳۶ھ - ۱۷۲۳ء میں زندہ تھا۔
- ۵- محمد تقی مططب اردستانی ، ۱۱۵۰ھ - ۱۷۳۷ء میں زندہ تھا۔
- ۶- کمال الدین حسینی مقیم قلعہ گنجی کوہم ، زندہ در ۱۱۶۲ھ - ۱۷۳۹ء
- ک- ناظر کازرونی میرزا عبدالحسین ، زندہ در ۱۱۸۳ھ - ۱۷۶۹ء۔

تیرہویں صدی ہجری - انیسویں صدی عیسوی

- ۱- مرزا علی اکبر نفرشی (م ۱۲۳۵ھ - ۳۰ - ۱۸۲۹ء)۔
- ۲- محمد باقر اصفہانی سمسوری ، زندہ در ۱۲۶۲ھ - ۱۸۳۶ء
- ۳- محمد مہدی طہرانی ملک الکتاب ، زندہ در ۱۲۶۲ھ -

- ۴۔ محمد شفیع وصال شیرازی (۱۱۹۰-۱۲۶۲ھ-۱۸۸۳ء)
- اس کے بیٹے بھی ممتاز نستعلیق نویس تھے۔
- ۵۔ مرزا احمد شاملو (م ۱۲۶۳ھ-۱۸۳۸ء)
- ۶۔ مرزا اسد اللہ شیرازی زندہ در ۱۲۶۹ھ-۱۸۵۲ء
- ک۔ مرزا فتح علی حجاب شیرازی (م ۱۲۶۹ھ-۱۲۵۳-۱۸۵۲ء)
- ۸۔ ابوالمعالی میر علی شیرازی شمس الادبیا ، ۱۲۸۸ھ-۱۸۸۱ء
- میں زندہ تھا۔ ۹۔ مرزا عبدالرحیم افسر اصفہانی ، ۱۲۹۱ھ-۱۸۸۳ء
- میں زندہ تھا۔
- ۱۰۔ مرزا سنگلاخ بجنوری محمد علی قوجانی (م ۱۲۹۳ھ-۱۸۸۴ء)
- ۱۱۔ محمد ابراہیم نواب طهرانی (م ۱۲۹۹ھ-۱۸۸۲ء)
- چودھویں صدی ہجری - بیسویں صدی عیسوی
- ۱۔ مرزا عمو ابراہیم طهرانی ، ۱۳۰۱ھ-۱۸۸۳ء میں زندہ تھا۔
- ۲۔ میر سید حسین خوشنویس باشی (م ۱۳۰۳ھ-۱۸۸۶ء)
- ۳۔ مرزا خمسه ای زنجانی ، ۱۳۰۰ھ-۱۸۸۹ء میں زندہ تھا۔
- ۴۔ مرزا غلام رضا اصفہانی (م ۱۳۰۰ھ-۱۸۸۹-۹۰ء)
- ۵۔ مرزا محمد رضا کلہر (۱۲۳۵-۱۳۱۰ھ-۱۸۲۹-۱۸۹۳ء)
- ۶۔ مرزا ابوالفضل ساوجی (۱۲۳۸-۱۳۱۲ھ-۱۸۳۲-۱۸۹۶ء)
- ک۔ محمود خان صبا ملک الشعراء ۱۲۶۸-۱۳۱۱ھ-۱۸۵۲
- (۱۸۹۳ء)
- ۸۔ محمد حسین شیرازی کاتب السلطان ، ۱۳۱۶ھ-۱۸۹۸ء میں
- زندہ تھا۔
- ۹۔ علی نقی شیرازی ، ۱۳۳۵ھ-۱۹۱۴ء میں زندہ تھا۔
- ۱۰۔ محمد حسین سیفی عماد الکتاب (۱۲۸۵-۱۳۳۵ھ-۱۸۶۸-۱۹۱۴ء)

- ۱۱۔ فتح اللہ جلالی خان بن افسر اصفہانی (م ۱۳۳۶ھ - ۱۹۱۸ء)۔
 ۱۲۔ زین العابدین شریفی قزوینی ملک الخطاطین ، زندہ در ۱۳۶۶ھ - ۱۹۳۸ء۔

- ۱۳۔ عبدالحمید ملک الکلامی امیر الكتاب (۱۳۰۲-۱۳۶۸ھ - ۱۸۸۵ء - ۱۹۳۹ء)۔

- ۱۳۔ علی منظوری حقیقی (۱۲۶۳-۱۳۲۹ ہجری شمسی)۔

معاصرین

- اب ایران میں اگرچہ فارسی نسخہ ٹائپ رائج اور تحریر و طباعت کا سارا کام اسی میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود نستعلیق نویسوں کی کثیر تعداد موجود ہے۔ چند ممتاز خطاط یہ ہیں۔
 (۱) نصیری امینی مجدی (۲) ابوالفضل موسوی (۳) مرتضی عبدالرسولی -
 (۴) سید حسین میر خانی - (۵) احمد نجفی زنجانی معصومی - (۶)۔
 افضل الدین آذربد - (۷)۔ سید حسن میرخانی - (۸)۔ تقی حاتمی - (۹)۔
 مصطفی زرین خط - (۱۰)۔ محمد تقی کلکتہ چی - (۱۱)۔ شیخ عباس
 مصباح زادہ - (۱۲)۔ اویسی وفسی - (۱۳)۔ حسن زرین خط - (۱۴) علی
 اکبر کاوہ - (۱۵)۔ علی راہجیری - (۱۶)۔ غلام حسین امیر خانی -
 (۱۷)۔ حبیب اللہ فضایی اصفہانی -

ترکی

- گیارہویں صدی ہجری - سترہویں صدی عیسوی -
 ۱۔ درویش حسام الدین ، زندہ در ۱۰۰۰ھ - ۱۵۹۲ء -
 ۲۔ سلطان مراد چہارم عثمانی (خلافت ۱۰۳۹-۱۰۳۲ھ - ۱۶۲۳-۳۰ء)۔
 ۳۔ محمود چلبی طونچانہ بی (م ۱۰۵۹ یا ۱۰۸۰ھ - ۱۶۳۹-۱۶۶۹ء)۔
 ۴۔ احمد بن حسن (م ۱۰۹۶ھ - ۱۶۸۵ء)۔

بارہویں صدی ہجری - اٹھارہویں صدی عیسوی

- (۱) طورش زادہ (م ۱۱۲۹ھ - ۱۶۱۶ء - (۲) عبدالباقی عارف (م ۱۱۳۵ھ - ۱۶۲۳ء) - (۳) ولی الدین افندی (م ۱۱۶۳ یا ۱۱۸۰ھ - ۱۶۶۰ یا ۱۶۶۶ء) (۴) محمد رفیع افندی کاتب زادہ (م ۱۱۸۲ھ - ۱۶۶۸ء) (۵) محمد اسعد افندی یساری - ۱۱۹۳ھ - ۱۶۶۹ء میں زندہ تھا۔
- تیرہویں صدی اور چودھویں صدی ہجری - انیسویں اور

بیسویں صدی عیسوی

- (۱) مصطفیٰ عزت افندی یساری زادہ، ۱۲۵۹ھ - ۱۸۳۳ء میں زندہ تھا۔ (۲) آقا مرزا صاحب قلم، ۱۲۹۱ھ - ۱۸۶۳ء میں زندہ تھا۔ (۳) خلوصی، ۱۳۳۰ھ - ۱۹۲۱ء میں زندہ تھا۔

افغانستان

افغانستان صفوی عہد حکومت (۱۶۰۶-۱۶۳۸ھ - ۱۵۰۲-۱۶۳۶ء) میں اور اس سے کچھ مدت بعد تک ایران کا ایک حصہ اور صوبہ تھا۔ ہم اس عہد سے مابعد نستعلیق نویسوں کے نام درج کرتے ہیں۔

تیرہویں صدی ہجری - انیسویں صدی عیسوی

- (۱) خلیفہ ملا محمد حسین سلجوقی، ۱۲۵۰ھ - ۱۸۳۳ء میں زندہ تھا۔ (۲) میر عبدالرحمن الحسینی (م ۱۲۶۸ھ - ۱۸۵۲ء) - (۳) سردار محمد عمر بن سردار محمد کلان خان (م ۱۲۹۳ھ - ۱۸۶۶ء) - چودھویں صدی ہجری بیسویں صدی عیسوی۔

- (۱) حاجی محمد عظیم (م ۱۳۱۳ھ - ۱۸۹۵-۹۶ء)، سردار حفیظ اللہ خان کے استاد تھے۔ (۲) حافظ منشی حیدر علی، زندہ در ۱۳۱۸ھ - ۱۹۰۰ء (۳) محمد علی نائب، زندہ در ۱۳۳۳ھ - ۱۹۱۵ء (۴) محمد یعقوب مخلص (م ۱۳۳۲ھ - ۱۹۲۳-۲۴ء) (۵) محمد یعقوب فراہی

(م ۱۳۱۳ ہجری شمسی) (۶) محمد اسحاق زرین قلم (م ۱۳۱۵ ہ ش)
 (<) خانم اعتماد الدولہ تاجور سلطان ملقب بہ بی بی جان (م ۱۳۱۸ ہش)
 (۸) شیخ محمد رضا (م ۱۳۶۱ ہ - ۱۹۳۲) (۹) مرزا محمد ناصر منشی
 (م ۱۳۶۱ ہ - ۱۹۳۲) -

معاصرین

(۱) سید محمد داؤد حسینی (۲) سید محمد طاہر الحسینی (۳)
 سردار فیض محمد فیض زکریا کابلی (۴) محمد حیدر بگرامی وال
 (۵) محمد سرور پویا (۶) مرزا عبدالمجید (<) ابراہیم خلیل (۷) (۸)
 عزیزالدین وکیلی فوفلزئی - (۹)

پاکستان و ہند

گیارہویں صدی ہجری - سترہویں صدی عیسوی

(۱) محمد حسین کشمیری زرین قلم (م ۱۰۲۰ھ - ۱۶۱۱ء) (۲) میر
 عبد اللہ ترمذی (م ۱۰۲۵ھ - ۱۶۱۶ء) (۳) عبدالرحیم عنبرین قلم ،
 ۱۰۳۳ھ - ۱۶۲۵ء میں زندہ تھا - (۴) میر خلیل اللہ شاہ - ابراہیم
 عادل شاہ ثانی (حکومت ۹۸۸ھ - ۱۰۳۵ھ) کا ہم عصر تھا - (۵)
 شہزادہ پرویز بن جہانگیر پادشاہ (۶) شیخ پیر آگرہ - جہانگیر پادشاہ
 کا معاصر تھا - (<) میر محمد صالح کشفی (م ۱۰۶۱ھ - ۱۶۵۱ء) (۸)
 میر محمد شریف کاتب السلطان ، شاہ جہان کا معاصر تھا - (۹) عبد اللہ
 حسینی ، شاہجہان کا ہم عصر تھا - (۱۰) شاہ شجاع بن شاہجہان
 بادشاہ (۱۱) شہزادہ داراشکوہ (م ۱۰۶۹ھ - ۱۶۵۹ء) (۱۲) عنایت اللہ
 شیرازی ، اکبر ، جہانگیر اور شاہجہان کا زمانہ پایا - (۱۳) چندربھان
 منشی (م ۱۰۶۸ھ یا ۱۰۷۳ھ - ۱۶۵۸ یا ۱۶۶۳ء) - (۱۴) عبدالرشید
 رشیدا (م ۱۰۸۱ھ) ایران سے ہندوستان آیا تھا - (۱۵) سبح بہان

۲-۱ مجھ ۱۹۴۸ء میں سفر کابل کے دوران ان دونوں ممتاز اور بزرگ خوشنویسوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا - انہوں
 نے مجھ اپنی تحریروں اور مصرفعات سے بھی نوازا -

(م تقریباً ۱۰۷۰ھ-۱۶۶۰ء) رشیدا کا شاگرد تھا۔ (۱۶) مولائی ، رشیدا کا شاگرد تھا۔ (۱۷) اعتماد خان، ۱۰۷۸ھ-۱۶۶۷ء تک زندہ تھا۔ (۱۸) میر محمد مومن عرشی اکبرآبادی (م ۱۰۹۱ھ-۱۶۸۰ء) (۱۹) محمد اسماعیل غافل روشن رقم ۱۰۹۷ھ-۱۶۸۶ء تک زندہ تھا۔

بارہویں صدی ہجری - اٹھارویں صدی عیسوی

(۱) زیب النساء بیگم بنت عالمگیر بادشاہ (۱۰۳۸-۱۱۱۲ھ-۱۶۳۸ء) (۲) ہدایت اللہ زرین قلم (م ۱۱۱۸ھ-۱۷۰۶ء) (۳) شیخ نوراللہ - عالمگیر بادشاہ کا معاصر تھا۔ (۴) میر مرتضیٰ الہام (م ۱۱۲۶ھ-۱۷۱۳ء) (۵) سید عبداللہ بلگرامی (م ۱۱۳۲ھ-۱۷۲۰ء) (۶) خلیل اللہ ہفت قلمی، ۱۱۳۳ھ-۱۷۲۲ء میں زندہ تھا۔ (۷) احمد یارخان بن اللہ یارخان (م ۱۱۳۷ھ-۱۷۳۳-۳۵ء) (۸) محمد افضل لاهوری قادری محمد شاہ بادشاہ کا معاصر تھا۔ (۹) محمد حفیظ خان (م ۱۱۹۳ھ-۱۷۸۰ء) (۱۰) حکیم میر محمد حسین - حضرت فخرالدین چشتی دہلوی (م ۱۱۹۹ھ-۱۷۸۵ء) کے مرید تھے۔

تیرہویں صدی ہجری - انیسویں صدی عیسوی

(۱) زین العابدین (م ۱۲۲۸ھ-۱۸۱۳ء) (۲) غلام محمد دہلوی ہفت قلمی (م ۱۲۳۹ھ-۱۸۲۳-۲۳ء) (۳) بہادر شاہ ثانی بادشاہ (حکومت ۱۲۵۳-۱۲۵۸ھ-۱۸۳۷-۳۷ء) (۴) عباد اللہ حافظ ۱۲۷۳ھ-۱۸۵۷ء میں زندہ تھے۔ (۵) سید محمد امیر رضوی (م ۱۲۷۳ھ-۱۸۵۷-۵۸ء) (۶) آغا مرزا (م ۱۲۷۳ھ-۱۸۵۷-۵۸ء) (۷) شیخ احمد جوہر کانی (جوہڑکائی) (۱۲۸۵ھ-۱۸۶۸ء میں زندہ تھے۔ (۸) مرزا امام ویروی (م ۱۸۸۰ء-۱۲۹۷ھ) (۹) مولوی سید احمد ایمن آبادی - امام ویروی کے ہم زمانہ تھے۔

چودھویں صدی ہجری - بیسویں صدی عیسوی

(۱) محمد حسین بن محمد حسن بن سعید علوی قادری نقشبندی

- (م ۱۳۱۱ھ - ۱۸۹۳-۹۳ء) (۲) مولوی فضل الدین صحاف (م تقریباً ۱۹۰۰ء - ۱۳۱۸ھ) (۳) مرزا احمد علی کشمیری ، ۱۳۲۵ھ - میں زندہ تھے - (۳) حافظ خلیفہ نور احمد (م ۱۹۱۵ء - ۱۳۲۳ھ) (۵) فتح علی ملتانی (م ۱۹۱۹ء - ۱۳۳۷ھ) (۶) ملک صفدر علی (م ۱۹۲۲ء - ۱۳۳۰ھ) (۷) میان علی بخش (م ۱۹۲۷ء - ۱۳۳۵ھ) (۸) خلیفہ محمد حسن (م ۱۹۳۷ء - ۱۳۵۶ھ) (۹) منشی غلام محمد (۱۹۰۱-۱۹۳۹ء - ۱۳۱۹ھ) (۱۰) منشی عبدالمجید پروین رقم (م ۱۹۳۳ء - ۱۳۶۲ھ) (۱۱) منشی محمد الدین (م ۱۹۳۳ء) (۱۲) تاج الدین زرین رقم (م ۱۹۵۵ء - ۱۳۷۵ھ) (۱۳) مولوی عبدالرشید محبوب رقم عادل گڑھی (م ۱۹۶۱ء - ۱۳۸۱ھ) (۱۴) مولوی محمد حسین مبارک رقم عادل گڑھی (م ۱۹۶۳ء - ۱۳۸۳ھ) (۱۵) حکیم سید نیک عالم شاہ (م ۱۳۸۷ھ - ۱۹۶۷ء) (۱۶) یوسف دہلوی (م ۱۳۹۷ھ - ۱۹۷۷ء)

مندرجہ ذیل نستعلیق نویس بھی موجودہ صدی سے متعلق ہیں لیکن

ہمیں ان کے سنین وفات دستیاب نہیں ہو سکے -

- (۱) مولوی محمد عبداللہ وارثی ، میان شیر محمد شرقپوری (م ۱۳۳۷ھ) کے مرید تھے - (۲) منشی فضل الہی مرغوب رقم (۳) قدرت اللہ انتخاب رقم (۴) منشی عبدالغنی معروف بہ میان تھو

معاصرین

پاکستان کے معاصر خوشنویسوں میں حافظ محمد یوسف سیدی اور سید انور حسین نفیس رقم خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں - حافظ صاحب موصوف خطاطی میں بیک وقت مقلد مجتہد اور مجدد ہیں - انہیں اٹھارہ مختلف خطوط پر عبور حاصل ہے اور مروجہ سات خطوط میں بھی ان کا منفرد اسلوب ہے - مولانا نفیس رقم نہ صرف ماہر خوشنویس ہیں بلکہ خطوط کی تاریخ و تحقیق پر بھی ان کی گہری نظر ہے اور یہ وصف خطاطوں میں خال خال ہی پایا جاتا ہے -

۳۔ شکستہ

تخلیق — ترویج — تنزل

یہ خط بھی ایرانیوں کی ایجاد ہے۔ اور گیارہویں صدی ہجری (صفوی عہد) میں سامنے آیا۔ پہلے یہ خالص « نستعلیق شکستہ » تھا۔ پھر تعلیق نویس ایرانی خوشنویسوں نے « نستعلیق شکستہ » کو «تعلیق» کے ساتھ مخلوط کر دیا اور جو خط سامنے آیا وہ شکستہ کہلایا۔ اس خط کی ابتدائی صورت کا پہلا نمونہ مرتضیٰ قلی خان شاملو (م ۱۱۰۰ھ) کا وہ قطعہ ہے جو ۱۰۵۹ھ میں لکھا گیا۔ شاملو، شاہ سلیمان صفوی کے درباری امراء میں سے تھا۔ محمد شفیع حسینی شفیعا (م ۱۰۸۱ یا ۱۱۲۸ھ) نے خط شکستہ کو مزید آگے بڑھایا۔ عبدالمجید طالقانی (م ۱۱۸۵ھ) نے اسے بہت نفاست، بخشی۔ بعد میں اس کے شاگردوں اور مقلدوں نے اسے مزید وسعت دی اور شکستہ نویسی میں نام پیدا کیا۔

اس خط میں عموماً مکتوبات، رقعات، قطعات اور احکام لکھے جاتے تھے۔ وہ تمام نستعلیق نویس جو نستعلیق شکستہ کے دور کے بعد خوشنویسی کی وادی میں داخل ہوئے وہ خط شکستہ بھی لکھتے رہے چونکہ اس خط کی بنیاد نستعلیق پر ہے اور یہ اسی کے تابع ہے لہذا اس میں بھی وہی خطاط شہرت پا سکے جو خط نستعلیق کو مقررہ قواعد و ضوابط کے مطابق لکھتے تھے۔ یہاں ان کا ذکر بے جا تکرار ہوگی۔

ایران جہاں اس خط نے اپنی زندگی کے تمام مراحل طے کئے اور وہ اسلامی ممالک جہاں اس کی پیروی کی گئی وہاں اس خط کے بے شمار نامور خطاط پیدا ہوئے۔ لیکن اب یہ وہاں مروج نہیں ہے۔ اس خط میں جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ محض تنوع اور تفنن کیلئے ہوتا ہے۔

مآخذ و منابع

زیر نظر مقالہ کی تیاری میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۱۔ ابوالقاسم رفیعی مہر آبادی - خط و خطاطان « (فارسی)،
مؤسسہ امیر کبیر، تہران ۱۳۳۵ ہش۔

۲۔ احترام الدین احمد شاغل عثمانی - صحیفہ خوشنویسان «
(اردو)، انجمن ترقی اردو علی گڑھ ۱۹۶۳ء۔

۳۔ انور حسین نفیس رقم۔ مقالہ «خطاطان قرآن» (اردو) مندرجہ
ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ، لاہور قرآن نمبر۔ حصہ دوم، شمارہ
جلد ۱۳۔ نومبر ۱۹۶۹ء۔

۴۔ حبیب اللہ فضایی - «اطلس خط» (فارسی)، انجمن آثار ملی،
اصفہان ۱۳۹۱ھ۔

۵۔ عبدالمحمد خان ایرانی مودب السلطان - «پیدائش خط و
خطاطان» (فارسی) «به انضمام تذکرہ خوشنویسان معاصر» (فارسی)
تالیف علی راہگیری، کتابخانہ ابن سینا، تہران - ۱۳۳۶ ہش۔

۶۔ عزیزالدین وکیلی فوفلزائی - «هنر خط در افغانستان در دو قرن
آخر» (فارسی)، انجمن تاریخ افغانستان، کابل - ۱۳۳۲ ہش۔

۷۔ علی محمد، ملک - «مقالہ خوش نویس» (اردو)، ماہنامہ نقوش،
لاہور - لاہور نمبر - فروری ۱۹۶۲ء۔

۸۔ مہدی بیانی - احوال و آثار خوش نویسان (نستعلیق نویسان) «
(فارسی) تین جلدیں، دانشگاہ تہران، تہران - جلد اول ۱۳۳۵ ہش،
جلد دوم ۱۳۳۶ ہش - جلد سوم ۱۳۳۸ ہش۔